[Back to English article]

غیر احمدی مسلمانوں کے متعلق میرا مذہب

مجھ سے بعض اخباروں میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ میں غیر احمدی اصحاب کے اسلام کی بابت کیا عقیدہ رکھتا ہوں۔ میں نے اس مسئلہ پر مفصّل گفتگو اپنے ایک لیکچر میں کی تھی۔ جو اسلامیہ کالج کے حبیبیہ ہال میں بتقریب مسلم یونیورسٹی میں نے دیا تھا اور بیان کیا تھا کہ میں کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔ آج بھی میرا یہی مذہب ہے۔ میں کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔ البتہ جو شخص ہم کو یا ہمارے امام علیہ السلام کو کافر کہتا ہے وہ ایک حدیث کے ماتحت خود کافر ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ ذیل کے کلمات طیّبات درج کر دوں جو میرے مکان پر 15 مئی 1908ء کو حضرت اقدس مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چند معززین لاہور کے استفسار پر فرمائے تھے۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے۔ حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی اس مسئلہ میں یہ آخری تقریر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے تیرہ دن پہلے لاہور کے دو مشہور بیرسٹر ایٹ لاء میاں فضل حسین صاحب اور میاں محمد شاہنواز صاحب اور چند اور معزز احباب لاہور حضرت اقدس کی خدمت میں بغرض ملاقات میرے مکان پر حاضر ہوئے۔ اثنائے گفتگو میں میاں فضل حسین صاحب نے دو اُمور آپ سے دریافت کئے۔ ایک تو یہی امر تھا کہ وہ لوگ جنھوں نے آپ کا دعویٰ نہیں مانا۔ ان کو آپ کافر سمجھتے ہیں یا نہیں۔ دُوسرا یہ کہ احمدی، غیر احمدیوں سے مِل کر نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ میں یہاں حضور علیہ السلام کا وہ حصہ گفتگو درج کرتا ہوں۔ جو مسئلہ زیرِ بحث کے متعلق ہے۔ اور جو آپ کی زندگی میں ہی اخبار بدر مورخہ 24/ مئی 1908 میں شائع ہو گیا تھا۔ جو یہاں بالفاظ درج کیا جاتا ہے۔

”پھر اس معزز ملاقات کرنے والے (مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لاء) نے عرض کیا کہ اگر تمام غیر احمدیوں کو کافر کہا جائے تو پھر اسلام میں تو کچھ بھی نہیں رہتا۔

فرمایا: ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جب تک کہ وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر نہ بن جائے۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو جب میں نے مامور ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو اس کے بعد بٹالہ کے محمد حسین مولوی ابو سعید صاحب نے بڑی محنت سے ایک فتویٰ تیار کیا جس میں لکھا تھا کہ یہ شخص کافر ہے۔ دجّال ہے۔ ضال ہے۔ اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ جو ان سے السلام علیکم کرے یا مصافحہ یا انہیں مسلمان کہے وہ بھی کافر۔ اب سُنو یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ کافر ہوتا ہے۔ پس اس مسئلہ سے ہم کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ خود ہی کہہ دیں کہ ان حالات کے ماتحت ہمارے لئے کیا راہ ہے۔ ہم نے ان پر پہلے کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ اب جو انہیں کافر کہا جاتا ہے تو یہ انہیں کے کافر بنانے کا نتیجہ ہے۔ ایک شخص نے ہم سے مباہلہ کی درخواست کی۔ ہم نے کہا کہ دو مسلمانوں میں مباہلہ جائز نہیں۔ اس نے جواب لکھا کہ ہم تو تجھے پکا کافر سمجھتے ہیں۔

اُس شخص نے عرض کیا کہ وہ آپ کو کافر کہتے ہیں تو کہیں، لیکن اگر آپ نہ کہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے، لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اسے کافر نہ سمجھیں۔ تو اس حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔"

ان پاک الفاظ سے یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ میرے مُرشد و آقا (حضرت مرزا صاحب) کے نزدیک بھی وہی غیر احمدی کافر ہے جس نے پیش دستی کر کے آپ کو کافر کہا۔ آپ نے تو ایک مباہلہ کرنے والے کو بھی مسلمان ہی کہا۔ یہی میرا مذہب ہے اور اس پر میں کاربند ہوں۔ جو میرے مُرشد کو یا مجھے یا کسی احمدی کو یا کسی مومن کو کافر کہتا ہے۔ وہی اپنے منُہ سے میرے نزدیک کافر بن جاتا ہے۔ اور جو کلمہ گو ہمیں کافر نہیں جانتا وہ میرے نزدیک خارج از دائرہ اسلام نہیں ہوتا۔ باقی رہا یہ امر کہ میرے مُرشد زادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں منکرانِ جناب مسیح موعود

کو کافر لکھا ہے، سو جہاں تک میں نے اس رسالہ کو پڑھا ہے میرے نزدیک اس پر اس قدر شور کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ دراصل عربی زبان میں کُفر کے معنی انکار کے ہیں۔ اور کافر بمعنی مُنکر ہوتے ہیں۔ کسی چیز کے ماننے والے کو عربی زبان میں اس چیز کا مومن اور نہ ماننے والے کو اس چیز کا کافر کہا جاتا ہے۔ ہم نے اگر مرزا صاحب کو مانا تو ہم ان کے مومن رہے۔ اور اگر ہم ان کو نہ مانتے۔ تو ہم کافرِ مرزا ہیں۔

حضرت مرزا صاحب ہمارے نزدیک مامور من اللہ ہیں۔ تو ان کے مصدّق مومن بالمامور کہلائیں گے اور ان کے مُنکر کافر بالمامور کیونکہ مُنکرِ مامور اور کافرِ مامور دونوں ہم معنے جُملے ہیں۔

میرے نزدیک حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تحریر میں لفظ کافر بمعنی مُنکر استعمال کیا ہے والا اگر کافر سے مُراد خارج از اِسلام لیا جائے جیسے ہندو یا عیسائی۔ تو اس میں میری یا میاں صاحب کی رائے کیا، جب خود حضرت اقدس مرحوم و مغفور اپنے مُنکرین کو کافر بمعنی خارج از اسلام نہیں کہتے۔ تو ہم ان کے خلاف کیوں کہیں۔

ضروری اطلاع:۔ اس اشتہار کا مسودہ بجنسہٖ طبع یا شائع کرنے سے پہلے میں نے بحضور حضرت مخدوم مطاع عالیجناب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت بابرکت میں استصواباً بھیج دیا۔ اور حضرت ممدوح نے میرے مسوّدہ کو اپنے قلم کے ساتھ الفاظ ذیل سے مزّین کرکے بھیج دیا۔

"مجھے پسند ہے۔ آپ شائع کر دیں"

(دستخط) نُور الدین 8/ اگست 1911ء

المشتھر:۔ خواجہ کمال الدین۔ بی۔ اے۔ وکیل احمدیہ بلڈنگس لاہور

(مندرجہ بالا متن کا مآخذ: اخبار 'پیغامِ صلح'، 7 جون 1935، صفحہ 6)

Back to English article